Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	یکم جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ؛ ۲۰ ہجرت ۱۳۵۶ ہش ؛ ۲۰ مئی ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۱۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

طالب کا ادب یہی ہے کہ زیادہ سوال نہ کرے اور نشانات طلب کرنے پر زور نہ دے

جو ادب کے اِس طریق کو ملحوظ رکھتے ہیں خُدا اُن کو کبھی بے نشان نہیں چھوڑتا

"اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ہماری جماعت کا ایمان کمزور رہے۔ مہمان اگر نہ بھی چاہے تو بھی میزبان کا فرض ہے کہ اس کے آگے کھانا رکھ دے۔ اِسی طرح پر اگرچہ نشانوں کی ضرورت کوئی بھی نہ سمجھے تب بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ایمان کو بڑھانے کے لئے نشانات ظاہر کر رہا ہے۔ یہ بھی سچی بات ہے کہ جو لوگ اپنے ایمان کو نشانوں کے ساتھ مشروط کرتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ حضرت مسیح کے شاگردوں نے مائدہ مانگا تو یہی جواب ملا کہ اگر اس کے بعد کسی نے انکار کیا تو ایسا عذاب ملے گا جس کی نظیر نہ ہوگی۔

پس طالب کا ادب یہی ہے کہ وہ زیادہ سوال نہ کرے اور نشان طلب کرنے پر زور نہ دے جو اِس آداب کے طریق کو ملحوظ رکھتے ہیں خدا اُن کو کبھی بے نشان نہیں چھوڑتا اور ان کو یقین سے بھر دیتا ہے۔ صحابہؓ کی حالت کو دیکھو کہ انہوں نے نشان نہیں مانگے مگر کیا خدا نے ان کو بے نشان چھوڑا؟ ہرگز نہیں۔ تکالیف پر تکالیف اُٹھائیں جانیں دیں۔ اعداء نے عورتوں تک کو خطرناک تکلیفوں سے ہلاک کیا مگر نصرت ہنوز نمودار نہ ہوئی۔ آخر خدا کے وعدہ کی گھڑی آگئی اور ان کو کامیاب کر دیا اور دشمنوں کو ہلاک کیا۔ یہ سچی بات ہے کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر وہ پہلے ہی دن سارے نشان ظاہر کر دے تو پھر ایمان کا کوئی ثواب اور نتیجہ ہی نہ ہو"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۵۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

ربوہ ۲۰ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

حالت کل بھی بہت تشویشناک رہی۔ سانس کی تکلیف ہو جاتی رہی۔ بیڈ سورز بھی بہت بڑھ گئے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مقدس اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔" (فتح اسلام)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے رات دن کوشاں ہیں اور جماعتِ احمدیہ کے مخلص مرد و زن چاہے وہ دُنیا کے کسی بھی ملک میں رہ رہے ہوں اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی استطاعت سے بھی بڑھ کر قربانیاں کر رہے ہیں۔ "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" بھی غلبۂ اسلام کا ایک عظیم منصوبہ ہے جس کے لئے "جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنانا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ ہجرت ۱۳۵۶ ہش

۲۰ رمئی ۱۹۷۷ء

زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو دنیا میں اصلاح خلق کی غرض سے مبعوث کرتا ہے تو شروع شروع میں بہت تھوڑے لوگ اس کی آواز پر لبیک کہہ کر اس کی دعوت کو قبول کرتے ہیں۔ بالعموم ہوتا یہی ہے کہ غالب اکثریت اُس کی باتوں پر ایمان لانے کی بجائے اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتی ہے۔ جب مخالفت حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے اور لوگ کسی حال میں بھی حق کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے تو خدا تعالیٰ غلبۂ حق کے کام کو براہِ راست اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اپنے مامور کو مخاطب کرکے کہہ دیتا ہے کہ وہ حق کے مخالفوں سے منہ پھیر لے اور اپنی پوری توجہ اُن سعید الفطرت انسانوں کی تربیت باطنی پر صرف کرے جنہوں نے حق کو قبول کرنے کے بعد اپنی زندگیوں کو خدائی احکام کے مطابق ڈھالنے کا عہد باندھا ہے۔

چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو اہلِ مکہ کی اکثریت نے رد کرکے مخالفت کو انتہا تک پہنچا دینے میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دی اور اس بات کا حتمی فیصلہ کرلیا کہ چاہے کچھ ہو جائے وہ آپ کی آواز پر کان نہ دھریں گے اور آپ جس صداقت کو لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں اسے پھیلنے نہ دیں گے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ آپ ان مخالفین سے منہ پھیر کر انہیں اُن کے حال پر چھوڑ دیں اور اپنے متبعین کو بار بار یاد دلاتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور تمام دوسرے انسانوں کو ایک خاص مقصد کے ماتحت پیدا کیا ہے ان کا فرض ہے کہ وہ اس امر کی پرواہ کئے بغیر کہ دوسرے کیا کر رہے ہیں اور کیا نہیں کر رہے خود اپنی پیدائش کی غرض کو پورا کرنے میں لگے رہیں دوسروں کو اس مقصد کی طرف وہ خود کھینچ لائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا:-

"فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٍ ○ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ○ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ○" (الذاریات آیات ۵۵ تا ۵۷)

ترجمہ: پس (اے نبی!) تو ان (مخالفین) سے منہ پھیر لے اور تجھ کو (ان کے کاموں اور کرتوتوں کی وجہ سے) کوئی ملامت نہیں کی جائے گی اور یاد دلاتا رہ کیونکہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشا کرتا ہے اور (وہ یاددہانی یہ ہے کہ) میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

ان آیات میں مومنوں کو جس امر کی بار بار یاددہانی کرانے کی ہدایت کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان ہونے کی حیثیت میں انہیں جس غرض اور مقصد کے لئے پیدا کیا ہے وہ اسے پورا کرنے کی طرف متوجہ رہیں اور اس میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دیں یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے کسی لحظہ اور کسی آن بھی غافل نہ ہوں۔ ان کی زندگی کا کوئی سانس بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے خالی ہو یعنی ہمہ وقت وہ عبادت میں ہی مصروف رہیں اور یہ کہ عبادت کے سوا کوئی اور مصروفیت انہیں اپنی طرف متوجہ نہ کر سکے۔ ظاہر ہے یہاں عبادت سے مراد صرف نماز اور ذکر الٰہی نہیں ہے بلکہ ہر ہر لحظۂ زندگی کا عبادت میں بسر ہونا ضروری ہے لیکن اگر ظاہر پر ہی محمول کیا جائے تو ایسا ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔ دراصل اس سے مراد یہ ہے کہ مقررہ اوقات میں نمازیں ادا کرنے اور فارغ اوقات میں ذکر الٰہی کرنے کے علاوہ جو دنیوی کام بھی کیا جائے اس میں خدا تعالیٰ کی رضا مدنظر ہو اور اس کے احکام کی بجا آوری میں فرق نہ آنے پائے۔ جب رضائے الٰہی کو مدنظر رکھ کر روزمرہ زندگی کا ہر کام کیا جائے گا تو پھر ایسے انسان کی ہر حرکت وسکون عبادت میں داخل سمجھی جائے گی اور عند اللہ وہ اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کرنے والا شمار ہوگا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبدِ کامل ہونے کی حیثیت میں عبودیت کاملہ کے نہایت ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ اور آپ نے اپنی ذات اقدس میں پیدائش انسانی کے اس مقصد کو بہ تمام و کمال پورا کر دکھایا تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص اعلان کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ فرمایا:-

"قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ○" (الانعام آیات ۱۶۳، ۱۶۴)

ترجمہ: تو (ان سے) کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری (ساری) زندگی اور میری موت سب اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے (اور) اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی (امر) کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا (یعنی سب سے بڑھ کر) فرمانبردار ہوں۔

یہ تو صحیح ہے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد محض نماز کی ادائیگی پر ہی اکتفا کرنے سے پورا نہیں ہو سکتا یہ تو جبھی پورا ہو سکتا ہے کہ انسان کی پوری زندگی حتیٰ کہ اس کی ایک ایک حرکت اور سکون اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی آئینہ دار بن جائے۔ اس کے بغیر پیدائش انسانی کا مقصد جو تمام تر عبادتِ الٰہی پر ہی مشتمل ہے۔ پورا نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس کیفیت کو پیدا کرنے میں کہ جس کے زیر اثر انسان دنیوی کاروبار میں مصروف رہنے کے باوجود ہمہ وقت خدا ہی کی طرف متوجہ رہتا ہے اور اس کی یاد سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتا نماز کی پوری شرائط کے ساتھ بالالتزام ادائیگی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ جب تک انسان نماز باجماعت کا پورے طور پر پابند نہ ہو وہ عبودیت کے اس مقام کو پا ہی نہیں سکتا جس میں انسان کی ہر حرکت وسکون اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی آئینہ دار ہونے کے باعث عبادت شمار ہونے لگتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز کی پابندی اختیار کئے بغیر کوئی شخص بھی فحشاء اور منکر سے بچ ہی نہیں سکتا۔ یہ نماز ہی ہے جو انسان کو فحشاء اور منکر سے بچا کر اس میں رو بخدا ہونے کی اہلیت پیدا کرتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نماز کی انقلاب انگیز تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ" (العنکبوت آیت ۴۶)

ترجمہ: یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے کلّی اجتناب کے نتیجہ میں پوری شرائط کے ساتھ نماز ادا کرنے والوں کو بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجا لانے کی توفیق ملتی چلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس معراج کو پا لیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف وہ کوئی قدم اٹھاتے ہی نہیں۔ اس طرح ان کی ہر حرکت وسکون عبادت کا درجہ اختیار کر لیتا ہے اور وہ عند اللہ پیدائش انسانی کے مقصد کو پورا کرنے والے شمار ہونے لگتے ہیں اسی لئے نماز کو مومنوں کی معراج قرار دیا گیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

"قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ"

یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کو انسان کی زاہدانہ زندگی کا سب سے بڑا معیار قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اُس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۵)

نماز کو خود اللہ تعالیٰ نے عبودیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کا بنیادی اور اہم وسیلہ قرار دیا ہے چنانچہ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"آیت يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ کے یہ معنے ہیں کہ جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے۔ نماز کو قائم کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں اور تکلف اور مجاہدات سے کام لیتے ہیں۔ مگر انسانی کوششیں بغیر خدا تعالیٰ کے فضل کے بیکار ہیں اس لئے اس کریم و رحیم نے فرمایا هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ یعنی جہاں تک ممکن ہو وہ تقویٰ کی راہ سے نماز کی اقامت میں کوشش کریں۔ پھر اگر وہ میرے کلام پر ایمان لاتے ہیں تو میں ان کو فقط انہی کی کوشش اور سعی پر نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں آپ ان کی دستگیری کروں گا۔ تب ان کی نماز ایک اور رنگ پکڑ جائے گی اور ایک اور کیفیت ان میں پیدا ہو جائے گی جو اُن کے خیال و گمان میں بھی نہیں تھی۔ یہ فضل محض اس لئے ہوگا کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام قرآن شریف پر ایمان لائے اور جہاں تک ان سے ہو سکا اس کے احکام کے مطابق عمل میں مشغول رہے غرض نماز کے متعلق جس زائد ہدایت کا وعدہ ہے وہ یہی ہے کہ اس قدر طبعی جوش اور ذاتی محبت اور خشوع اور کامل حضور میسر آ جائے کہ انسان کی آنکھ اپنے اندر محبوب حقیقی کے دیکھنے کے لئے کھل جائے اور خارق عادت کیفیت مشاہدہ جمالِ باری میسر آ جائے

(باقی ص ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہماری ذمہ داریاں

(مکرم محمد امداد الرحمان صاحب صدیقی شاہد - ربوہ)

انبیاء علیہم السلام دنیا میں اس غرض کے لئے تشریف لاتے رہے تا آسمانی آواز کو اہلِ زمین کے کانوں تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کا تقاضا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ اپنا پیغام بندوں کی طرف نازل کرے۔ اور اس پیغام کا واحد مقصد یہ تھا کہ بندے اس پیغام کو وصول کرکے روحانی زندگی حاصل کریں۔ اسے ایمان کہتے ہیں۔ یہ ایک خدائی نور ہے جس کے ذریعہ روحِ انسانی کو اسی طرح زندگی عطا کی جاتی ہے جس طرح بارش زمین کو ایک زندگی بخشتی ہے اور اس کے ذریعہ نباتات پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ اَحْیَیْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ۝

(یٰسٓ : ۳۴)

اور ان کے لئے مُردہ زمین بھی ایک نشان ہے۔ ہم نے اسے زندہ کیا ہے اور اس سے اناج نکالا ہے سو یہ اس سے کھاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی چونکہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک مشن لے کر اس دنیا میں مبعوث ہوئے ہیں اس لئے آپ نے بھی ایک خدائی نور دنیا کو عطا کیا ہے جس کا ذکر آپ نے اپنے اس شعر میں بیان فرمایا ہے ؎

مَیں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
مَیں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

ہم نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد جمع ہونے والے اور توحیدِ خداوندی کی خاطر قربان ہونے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے اس نور کو اپنے اندر جذب کیا اور ایک بڑی بھاری روحانی برکت کے وارث بنے۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ نور جس کو حاصل کرکے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے روحانی زندگی حاصل کی، وہ نور جس کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا پر اسلام کی حقانیت روزِ روشن کی طرح ثابت فرمائی، وہ نور جس کے ذریعہ آپ نے مخالفینِ اسلام کو چیلنج کیا کہ آؤ میرے پاس زندہ خدا کی تجلّیات کا مشاہدہ کرو، وہ نور اب کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جسمانی طور پر ہم میں موجود نہیں ہیں؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ گو آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں موجود نہیں لیکن آپ کا پاک کلام آج بھی ہمارے لئے نور حاصل حاصل کرنے کا ذریعہ ہے کیونکہ اس میں آپ کی روح بول رہی ہے جو آپ کی موجودگی کا احساس دلاتی ہے۔ آپ اپنے پاک کلام کی حقیقت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۰۳)

پھر فرمایا:۔

"کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور مَیں نے بیان کیں۔"

(کشتی نوح۔ حصہ ہماری تعلیم)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ آپ کے کلام کے اندر خدائی نور جلوہ گر ہے۔ مزید برآں ہم نے مشاہدہ کیا کہ آپ کی تصنیفات میں روح القدس کی خاص تائید شامل ہے —

براہینِ احمدیہ، خطبہ الہامیہ، اعجاز المسیح، نزول المسیح، نور الحق، اسلامی اصول کی فلاسفی وغیرہ بہت سی کتب میں سے خاص طور پر اور تمام دیگر کتب میں روح القدس کی تائید مشہود ہے۔

میرے اندازہ کے مطابق آپ کی کتب کا مطالعہ کرنے والا ہر شریف الطبع انسان کم از کم مندرجہ ذیل خوبیوں کا مشاہدہ کر سکتا ہے کہ ان کے مطالعہ سے

- نورِ آسمانی کا نزول ہوتا ہے
- ایک حلاوت دل میں پیدا ہوتی ہے۔
- دل میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے اور دل و دماغ کو سکون ملتا ہے۔
- دل میں نیکی کا جوش موجزن ہوتا ہے۔
- فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔
- دماغ میں ایک جلاء پیدا ہوتا ہے۔
- علم و عرفان عطا ہوتا ہے۔
- زبان میں زبردست تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں۔"

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۱۹۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے سے انسانی ادب و اخلاق میں ایک نہایت خوشگوار تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ ایسی تبدیلی جس کے ذریعہ مستفیض ہونے والا انسان باقی انسانوں پر امتیاز قائم کرے گا۔ یہ امتیاز غلامانِ احمد کے لئے لازمی ہے۔ یعنی انہیں چاہیئے کہ وہ یہ امتیازی نشان ضرور حاصل کریں۔ ورنہ ان میں اور غیروں میں کوئی خاص فرق نہ ہوگا اور غلبۂ اسلام کے لئے یہ امتیاز نہایت اہم سرمایہ ہے۔

وہ کونسی چیز ہے جس کے ذریعہ ہم اہلِ ارض کے دل جیت کر اسلام کی تعلیم کے اندر لا سکتے ہیں؟ وہ یہی چیز ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے حاصل ہوتی ہے۔ بہت سے احمدی احباب اس بات پر مجسّم گواہ ہیں کہ باوجود پڑھے لکھے نہ ہونے کے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام زبانی یاد کیا اور اپنی تقریروں میں بڑی تاثیر پیدا کر لی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جماعت احمدیہ جس مشن کو دنیا میں پھیلانا چاہتی ہے۔ اس مشن کی تبلیغ کے لئے ایسی زبان کی ضرورت ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسی تاثیر وافر مقدار میں موجود ہو جیسے آپ نے فرمایا:۔

"میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلامِ الٰہی سے کام لو تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔"

(انفارخ قدسیہ صفحہ ۶۱)

اس وقت دنیا ترقی کے کمال پر ہونے کے باوجود بے چین اور حیران و پریشان ہے۔ اس عالمین کو ہم نے آسمانی پانی سے سیراب کرنا ہے ورنہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیا جواب دیں گے اور آئندہ نسل کے لئے کیا چھوڑیں گے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں اس فرض کو سمجھنے اور اس کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کانو" نائیجیریا میں قرآن مجید کی نمائش

اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر اشاعت

(مکرم مولوی سعید احمد احمد صاحب اظہر مبلغ مقیم نائیجیریا)

جماعت احمدیہ نائیجیریا مغربی افریقہ کے زیرِ اہتمام ہر سال ملک کے کسی نہ کسی حصہ میں قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم اور قدیم رسم الخط کے نمونوں کی نمائش کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ مسلمانوں میں خصوصاً اور دیگر عوام میں عموماً قرآن مجید کی اہمیت، اس سے واقفیت اور اس سے محبت کو فروغ حاصل ہو اور لوگ اسلام اور اس کی تعلیم کو سمجھنے، اس کی صداقت سے واقفیت حاصل کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی طرف راغب ہوں۔

اس سے قبل یہ نمائش نائیجیریا کے ہیڈکوارٹر لیگوس، پھر اباداں، پھر Benin اور گزشتہ سال JOS میں منعقد کی گئی تھی۔

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے کانو شہر (جو کہ ناردرن ایریا کا ایک بہت بڑا شہر اور انٹرنیشنل ائیرپورٹ ہے اور ہاؤسا قبائل کا مرکز ہے) میں اس نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ نمائش منعقد کرنے سے چند روز قبل احمدیہ مسلم سنٹر کانو (KANO) میں اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے نمائندوں کی ایک پریس کانفرنس بلائی گئی جس میں اس نمائش کو منعقد کرنے کی غرض و غایت اور قرآن مجید کے دنیا بھر کی زبانوں میں تراجم کرنے کی جماعت احمدیہ کی مہم کو مختصر طور پر نمائندوں کے سامنے بیان کیا گیا چنانچہ اس نمائش سے قبل ہی تمام اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن مجید کی اس نمائش کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہوئی۔ Imitation Cards چھپوا کر معززین کو ارسال کئے گئے۔ چنانچہ مورخہ ۸ تا ۱۱ اپریل ۱۹۶۷ء چار روز تک یہ نمائش بڑی کامیابی کے ساتھ جاری رہی۔

مورخہ ۸ اپریل ۶۷ء بروز جمعہ شام کے ۴½ بجے احمدیہ کلینک کانو میں کانو سٹیٹ (KANO State) کے ملٹری گورنر کے پرنسپل پرائیویٹ سیکرٹری Alhaji Mohammad Sagagi کی صدارت میں اس نمائش کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوتِ قرآن پاک کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں عربی قصیدہ ہمارے مبلغ سید عزیز احمد شاہ صاحب نے نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔ پھر معزز مہمان خصوصی اور دیگر معززین کا تعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کے امیر و مشنری انچارج نائیجیریا جناب مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے نمائش کے منعقد کرنے کی غرض و غایت اور جماعت احمدیہ کی خدماتِ اسلام کو مختصر طور پر بیان کیا۔

بعد ازاں ملٹری گورنر کے پرائیویٹ سیکرٹری نے اپنی تقریر میں جماعتِ احمدیہ کی اشاعتِ اسلام کی خاطر گوناگوں سرگرمیوں کو نہایت احسن الفاظ میں سراہا اور اپنی حکومت کی جانب سے اسلام کی اشاعت کی خاطر ہر ممکن اخلاقی امداد کا یقین دلایا۔ اس موقع پر جناب معزز مہمان کے ذریعہ ہمارے محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائل پور کی تصنیف کردہ ایک کتاب "Hausa Traced to Arabic" جو کہ نائیجیریا مشن نے شائع کی ہے بھی Launch کی گئی۔

اس کے بعد مولوی محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نائیجیریا نے معزز مہمان کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح کانو سٹیٹ کے گورنر کا کہ انہوں نے اپنا نمائندہ بھیج کر ہماری حوصلہ افزائی کی اور دیگر حاضر ہونے والے کثیر تعداد میں احباب جو نہ صرف کانو شہر سے بلکہ ملک کے مختلف شہروں سے تشریف لائے تھے سب کا شکریہ ادا کیا۔ پھر دعا کے بعد پرائیویٹ سیکرٹری نے ربن فیتہ کاٹ کر نمائش کا افتتاح کیا۔

نمائش کے لئے احمدیہ کلینک کے ہال کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ تراجم اور رسم الخط کے مختلف نمونوں کو حلقہ وار نہایت خوبصورتی اور قرینے سے لگایا گیا تھا جسے دیکھ کر احباب اور غیر مسلم افراد متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور نمائش کو دیکھنے کی خاطر آنے والے احباب کا تانتا لگاتار چار روز تک جاری رہا۔

پریس، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے نمائندوں نے نمائش اور نمائش کی افتتاحی تقریب کے متعدد فوٹو لئے اور ان کی اشاعت مع تفصیل متعدد بار اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ کی اور اس طرح جماعت احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے قرآن مجید کی سالانہ پانچویں نمائش KANO شہر میں نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

آخر میں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ اشاعتِ اسلام اور خدمتِ احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تربیتِ اولاد اور دفتر اطفال وقفِ جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے کے لئے ان کی نماز کی بلوغت سے پہلے نماز پڑھانے کی ہمیں تلقین کی ہے اسی طرح ان مالی قربانیوں کے لئے —— جو فرض کے طور پر ایک احمدی پر عائد ہوتی ہیں اس فرض کے عائد ہونے سے پہلے —— ہمارے بچوں کی تربیت ہو جائے۔ اور جب وہ فرض ان پر عائد ہوگا تو وہ خوشی اور بشاشت سے مالی جہاد میں شامل ہوں گے اور اس فرض کے ادا کرنے میں وہ کوئی کمزوری نہ دکھائیں گے کیونکہ ان کی طبیعتوں میں بچپن سے ہی یہ بات راسخ ہو چکی ہوگی کہ جہاں ہم نے خدا اور رسولؐ کے لئے دوسری قربانیاں کرنی ہیں وہاں ہم نے خدا اور رسولؐ کے لئے مالی قربانیاں بھی دینی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۲ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

مقامی جماعتوں کے علاوہ مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کے متعلقہ عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے مفوضہ دائرۂ عمل میں حتی الوسع جماعت کے تمام بچوں کو وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل کرنے کی سعی فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچوں کو "ننھے معاونین خصوصی" کی تحریک میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔ "ننھے معاونین خصوصی" کی فہرست میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ بچہ -/۲۵ روپے یا -/۵۰ روپے یا -/۱۰۰ روپیہ یا اس سے زائد رقم کا سالانہ وعدہ لکھوائے۔

اس وقت تک اس تحریک میں مجالسِ لاہور کے بچے سب سے زیادہ تعداد میں شریک ہوئے ہیں فبارک اللہ لھم۔ باقی اضلاع لاہور سے بہت پیچھے ہیں۔ (ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے مقرر فرمودہ نئے ٹارگٹ وعدہ تحریک جدید کو پورا کرنے کے لئے مخلصین جماعت نمایاں اضافہ کے ساتھ مالی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ بغرض دعا ایک قسط درج ذیل ہے:-

۱۔	مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب	جہلم	-/۱۱۰۱	ادا شد
۲۔	" " " ادریس احمد صاحب	"	-/۱۰۰۰	
۳۔	" سعد الدین صاحب سعدی	"	-/۵۰۰	
۴۔	" مرزا عبداللطیف صاحب پروفیسر سرائے عالمگیر ضلع گجرات		-/۵۰۰	د فترسوم
۵۔	" چوہدری محمد اقبال صاحب	" "	-/۵۰۰	" ادا شد
۶۔	" ٹھیکیدار محمود احمد صاحب کالاگجراں	ضلع جہلم	-/۶۰۰	"

(وکیل المال تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں چندہ دینے والے معطی حضرات

(قسط نمبر ۲)

مندرجہ ذیل احباب نے تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں تین تین سو روپے کی رقوم ادا فرمائی ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ ان حضرات کے اسماء گرامی انشاء اللہ تعالیٰ گیسٹ ہاؤس کی عمارت کی سنگِ مرمر کی یادگار تختی پر کندہ کرائے جائیں گے۔ دیگر مخیّر حضرات بھی اس کارِ خیر میں حصہ لے کر جلسہ سالانہ پر بیرونی ممالک سے آنے والے وفود کی مہمان نوازی میں شمولیت اختیار کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکتے ہیں :-

(۱) مکرم الحاج محمد شفیع صاحب، ہاشمی مسعود آباد کراچی۔ بجانب حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۳۰۰/- روپے

(۲) مکرم چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم کھمبیاں (ہوشیار پور) والد چوہدری عبد الحمید صاحب۔ مسعود آباد کراچی ۳۰۰/- ”

(۳) مکرمہ لالی صاحبہ مرحومہ کھمبیاں (ہوشیار پور) والدہ چوہدری عبد الحمید صاحب۔ مسعود آباد۔ کراچی ۳۰۰/- ”

(۴) مکرم شیخ نصیر الدین صاحب مرحوم والد شیخ نثار احمد صاحب۔ دستگیر کالونی کراچی ۳۰۰/- ”

(۵) مکرمہ کریم بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ ” ” ۳۰۰/- ”

(۶) مکرم کیپٹن ڈاکٹر سید محمد جی صاحب ریٹائرڈ ہیلتھ آفیسر راولپنڈی ۳۰۰/- ”

(۷) مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید۔ مغلپورہ۔ لاہور ۳۰۰/- ”

(۸) مکرم فضل الرحمٰن صاحب بسمل بی اے بی ٹی سابق امیر جماعت احمدیہ بصرہ حال ربوہ ۳۰۰/- ”

(۹) مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب کاہلوں باندھی ضلع نواب شاہ ۳۰۰/- ”

(۱۰) مکرم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب ملتان ۳۰۰/- ”

(۱۱) مکرم ملک نصیر احمد صاحب ساہیوال شہر۔ ۳۰۰/- ”

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ درکار ہے

موصی نمبر ۱۵۹۱۸ مکرم محمد رفیق صاحب چغتائی ولد مرزا احمد رشید صاحب چغتائی۔ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے اگر کسی کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ماہنامہ ”تشحیذ الاذہان“ ربوہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ایک علمی و تربیتی رسالہ ہے جسے ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا چاہیئے۔ یہ رسالہ چھوٹوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اس کا سالانہ چندہ صرف -/۱۰ روپے ہے۔ براہ کرم دس روپے بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ مینجر تشحیذ الاذہان کے نام بھجوا کر خریداری قبول فرمائیں۔

(مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

بقیہ لیڈر صـ (۲)

جو لذات روحانیہ سے سراسر محروم ہو اور دنیوی رذائل اور انواع و اقسام کے معاصی قولی اور فعلی اور بصری اور سامعی سے دل کو متنفر کر دے“

(حقیقۃ الوحی صـ ۱۳۶)

یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اور اسی کا نام اللہ تعالیٰ نے عبادت رکھا ہے اور اس کے حصول کا سب سے اہم اور بنیادی ذریعہ نماز ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز کو قرار دیا ہے۔

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ خانپور ضلع رحیم یار خان کی سیکرٹری صاحبہ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ نے اپنی لجنہ کی بہنوں کے وعدہ جات بھجوائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ دیگر لجنات بھی اس طرف توجہ فرمائیں۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۵ لاکھ روپے کا ٹارگٹ مقرر فرمایا اسے پورا کرنے کے لئے مستورات کو بھی بھرپور حصہ لینا چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تدریجی بجٹ

جملہ قائدین مجالس سے استدعا ہے کہ اپنے بجٹ وصولی کا جائزہ لیں۔ تدریجی بجٹ کی وصولی میں کمی ہو تو عشرہ وصولی (یکم تا ۱۰ احسان) کے دوران اس کو پورا فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے عزیزم عبد الرشید انور نے ٹی آئی کالج ربوہ سے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں میرٹ سکالر شپ حاصل کیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو بہت بابرکت کا موجب بنائے۔ اسے آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور مزید دینی اور دنیوی ترقیات دیتا ہی چلا جائے۔ آمین۔

(عبد الغنی دوکاندار دار الرحمت شرقی (الف) ربوہ)

دعائے مغفرت

میری خالہ جان محترمہ جنت بی بی صاحبہ اہلیہ رانا محمد عبد اللہ صاحب مرحوم آف ملکھو بھٹی حال گلگشت کالونی ملتان ۷ مئی ۱۹۷۷ء کو صبح ۱۰ بجے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ ان کے بیٹوں اور دوسرے اعزہ بذریعہ ایمبولنس ملتان سے ربوہ لائے۔ جہاں مکرم مولانا ابو المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت اچھے اخلاق کی مالکہ نہایت ملنسار اور رحمدل خاتون تھیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔ ان کے جملہ عزیزوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور اس عظیم صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(چوہدری رحمت اللہ صدر جماعت احمدیہ احمد پور شرقیہ حال وارد دار الصدر ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم محمود احمد صاحب کریانہ سٹور گول بازار ربوہ کی بچی عزیزہ قمر محمود کی گرنے کی وجہ سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اپنے فضل سے مکمل شفا عطا فرمائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین!

(خواجہ عبد المومن گول بازار۔ ربوہ)

(۲) میری والدہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں ہاتھوں کے جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ آج کل بہت زیادہ تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت دے آمین!

(نعیم احمد منظور بیداد پور ضلع شیخوپورہ)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ

۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے!

کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

ربوہ: فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام نے ہر امر میں وحدت کو پیشِ نظر رکھا ہے جن میں وحدت نہ ہو اُن پر اللہ کا ہاتھ نہیں ہوتا

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہم ارشادات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ عید میں فرمایا:-

”اِس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ وحدت پیدا ہو۔ اسلام کے ہر امر میں وحدت کی رُوح پھونکی گئی ہے۔ جب تک وحدت نہ ہو اس پر اللہ کا ہاتھ نہیں ہوتا جو جماعت پر ہوتا ہے۔ مَیں درختوں کو دیکھ کر سوچتا ہوں کہ اگر ایک ایک پتہ کہے کہ مَیں ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں اور اپنے رب سے مانگتا ہوں وہ مجھے سرسبز کر دے گا۔ کیا وہ الگ ہو کر سرسبز رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ مُرجھا جائیگا اور ادنیٰ سے جھونکے سے گِر جائے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایک شاخ سے اس کا تعلق ہو اور پھر اُس شاخ کا کسی بڑی شاخ سے اور اُس کا کسی بڑے تنے سے تعلق ہو جو جڑ اور اُس کی رگوں سے اپنی خوراک کو جذب کرے۔ یہ سچّی مثال ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کا بیج لگاتا ہے تو جو شاخ اس سے الگ ہو کر بار آور اور ثمردار ہونا چاہے وہ نہیں رہ سکتی خواہ اُسے کتنے ہی پانی میں رکھو وہ پانی اس کی سرسبزی اور شادابی کی بجائے اس کے سڑنے کا موجب اور باعث ہوگا۔ پس وحدت کی ضرورت ہے ...... مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ہمارے بھائیوں میں ابھی یہ وحدت پیدا نہیں ہوئی یا ہوئی ہے تو بہت کمزور ہے۔

تم پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ تم نے اس کو کامل صفات سے موصوف مانا ہے اور یہاں تک تم نے توحید سے حظ اُٹھایا ہے کہ اگر کوئی غلطی سے مخلوق میں سے کسی کو ان صفات سے موصوف مانتا تھا تم نے اس کو بھی اس امام کے طفیل سے چھوڑا اور اب تم پاک ہو گئے کہ مسیح کو خالق اور باری، محلل، محرّم اور محی اور ممیت اور عالم الغیب سمجھو۔ تو جیسے یہ امتیاز حاصل کیا تھا۔ اب کیسی ضرورت تھی کہ پھر صحابہؓ کی طرح تمہارے سارے تعلقات اس شجرِ طیّبہ کے ساتھ ہوتے جس کے ساتھ پیوند ہو کر وہ تمام پھل لانے والے تم ہو سکتے تھے۔ مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے جب مَیں کسی کو ایسے تعلقات سے باہر دیکھتا ہوں۔ دیکھو تمہارے تعلقات تمہارے چال چلن، شادی وغمی، حُسنِ معاشرت۔ تمدّن، سلطنت کے ساتھ تعلقات۔ غرض ہر قول و فعل آئندہ نسلوں کے لئے ایک نمونہ ہوگا پھر کیا تم چاہتے ہو کہ رحمت اور فضل کا نمونہ تم بنو یا لعنت کا۔ بس دعائیں کرو کہ تم جو اس پاک چشمہ پر پہنچے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے سیراب کرے اور عظیم الشان فضل اور خیر کے حاصل کرنے کی تمہیں توفیق ملے۔ اور یہ سب توفیقیں اس وقت ملیں گی جب تم سب معاملات ایک درخت سے وابستہ ہوں۔

(”خطباتِ نور“ جلد اوّل صفحہ ۱۵۶ تا صفحہ ۱۵۸)

درخواستہائے دعا

(۱) ہمارے ایک دوست مکرم عبدالباقی صاحب مسعود مینیجر نیشنل بنک آف پاکستان کا کراچی میں ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس میں کامیابی عطا کرے۔ آمین

(عبدالرشید سماٹری۔ کراچی)

(۲) مکرم سید شاہ محمد صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کو گذشتہ دنوں تین بار دل کا حملہ ہوا جو نسبتاً شدید اور کم وقفہ سے ہوا۔ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ (سید منیر احمد باہری ربوہ)

(۳) میری بھتیجی امۃ اللطیف عرصہ قریباً تین ماہ سے بیمار ہے۔ احبابِ جماعت صحتیابی کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار عبدالحفیظ خان
ڈسپنسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ سے مال میں کمی نہیں آتی

فریضۂ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رُکن ہے جس کی ادائیگی کا قرآن شریف میں بار بار حکم صادر ہوا ہے۔ ممکن ہے کسی کمزور ایمان والے شخص کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے اس کے مال میں کمی آجائے گی مگر یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ (۲:۲۶۹)

ترجمہ:- شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کی تلقین کرتا ہے اور اللہ اپنی طرف سے ایک بڑی بخشش اور بڑے فضل کا تم سے وعدہ کرتا ہے اور اللہ بہت وسعت دینے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

پس صاحبِ نصاب احباب کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنّتوں کے حصول کی خاطر نہایت شوق اور رغبت سے زکوٰۃ ادا کرکے اللہ تعالیٰ کے لامتناہی فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تقریب شادی

۷ر مئی ۱۹۷۷ء کو بعد نماز مغرب مکرم خواجہ محمد عبدالغنی صاحب سابق صدر حلقہ اردو منزل دھمیال روڈ راولپنڈی کینٹ کی صاحبزادی عزیزہ منصورہ مبارکہ کا رخصتانہ عمل میں آیا ان کا نکاح گذشتہ سال ۱۰ر مئی کو امیر ضلع مکرم چوہدری احمد جان صاحب نے ڈاکٹر مسعود داؤد زبیری صاحب کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

اِس موقع پر مکرم میجر عبدالرحمن صاحب مغل نے تلاوت کلامِ پاک سے اور مکرم محمد نصیب صاحب عارفؔ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم دعائیہ کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا کافی تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شریک تھے۔ امیر صاحب موصوف نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

اگلے روز ۸ بجے شام مکرم سید احتجاج علی صاحب زبیری نے اپنے مکان ۱۱۸؍ ہارلے سٹریٹ میں اپنے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا اور اِس طرح یہ تقریب شادی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ دولہا حضرت حافظ عبدالمجید صاحب آف منصوری کا نواسہ اور دلہن محترم خواجہ محمد رمضان صاحب بٹ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہے۔

احبابِ کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خواجہ عبدالغفار ڈار سیکرٹری تحریکِ جدید جماعتِ احمدیہ راولپنڈی)

ملتان کی قدیم و جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری

جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)

چوک نواں شہر ملتان۔ فون ۷۳۸۸۳

بازیافتہ عینک

خاکسار کو ایک نظر کی عینک رحمت بازار سے ملی ہے جو کہ ایک خوبصورت کور میں بند ہے۔ جس دوست کی ہو وہ خاکسار سے حاصل کر لیں۔

(نعیم احمد نعیم جنرل سٹور رحمت بازار۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴